باب التراویح

نبی کریم ﷺ ہمیشہ بیس تراویح پڑھتے رہے:

حدثنا يزيد بن هارون، قال: أخبرنا إبراهيم بن عثمان، عن الحكم، عن مقسم، عن ابن عباس: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي في رمضان عشرين ركعة والوتر۔[1]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان میں ہمیشہ بیس رکعات اور وتر پڑھتے تھے۔

وعن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في رمضان عشرين ركعة والوتر. رواه الطبراني في الكبير والاوسط۔[2]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمیشہ رمضان میں بیس رکعات اور وتر پڑھتے۔

تراویح نبی کریم ﷺ نے سُنت مقرر فرمائی ہے:

حدثني أبي قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: إن الله تبارك وتعالى فرض صيام رمضان عليكم وسننت لكم قيامه فمن صامه وقامة إيمانا واحتسابا خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه۔[3]

ترجمہ: عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ عنہ نے تم پر رمضان کے روزے فرض فرمائے ہیں اور میں نے تمہارے لئے رمضان کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے تو جس شخص نے رمضان کے دن کے

---

[1] مُصنف ابن أبي شيبة ج ۲ ص ۳۹۴

[2] مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۳۰

[3] [سنن النسائي] المجتبى من السنن الناشر: مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب ج ۴ ص ۱۵۸

روزے رکھے اور رمضان کی راتوں کو قیام کیا۔ ایمان ویقین سے تو گناہ سے ایسے نکل جاتا ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے بے گناہ پیدا ہوا ہے۔

نوٹ: رمضان شریف کی راتوں کے قیام سنت کا نام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تراویح فرمایا ہے اور جہاں رمضان شریف کے قیام الیل کا ذکر ہو گا۔ تو ان کا نام تراویح ہو گا اور جہاں تراویح کا ذکر ہو گا۔ وہاں تراویح کی تعداد بیس ہو گی۔

تتمہ: اس حدیث مصطفیٰ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ نماز تراویح علیحٰدہ ہیں جو نبی کریم ﷺ نے مقرر فرمائیں۔ تہجد رب کریم نے پہلے فرض فرمائے اور پھر **فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ** سے تہجد کو نفل فرما دیا تو جو لوگ رمضان کی رات کی تراویح کو تہجد کہہ دیں تو وہ حدیث مصطفیٰ ﷺ کے منکرین ہیں جو اس حدیث شریف سے واضح ہے۔ تہجد قرآن کریم کی آیت **قُمِ الَّیْلَ** سے فرض ہوئے اور **فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ** سے نوافل رہ گئے جو تمام سال رات کو پڑھے جاتے ہیں ان کی خصوصیت صرف رمضان میں نہیں تراویح کی خصوصیت صرف رمضان میں ہے باقی سال نہیں۔

شهر رمضان شهر كتب عليكم صيامه وسننت لكم قيامه، ومن صامه وقامه إيمانا واحتسابا خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه. هـ عن عبد الرحمن بن عوف)۔[4]

ترجمہ: عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رمضان شریف کا ایسا شاندار مہینہ ہے جس میں تم پر مہینے کے روزے فرض کئے گئے ہیں اور میں نے تم پر اس مہینے میں اس کا قیام مقرر کر دیا ہے جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور ان کی راتوں کو ایمان اور یقین سے قیام کیا گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اپنی والدہ کے پیٹ سے آج بیگناہ پیدا ہوا۔

---

[4] كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال الناشر: مؤسسة الرسالة ج٨ ص ٤٦١

مصطفیٰ ﷺ کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوُا کہ جس مسلمان پر رمضان شریف کے روزے فرض ہے اس کے لئے رمضان شریف کی راتون کو تراویح پڑھنا سنت ہے اور جو مسلمان مصطفیٰ ﷺ کی سنت کا تارک ہے اس کے فرائض بھی از روئے حدیث مصطفیٰ ﷺ ناقص ہیں۔ یعنی جو شخص تراویح کا تارک ہے اس کے رمضان شریف کے روزے بھی ناقص ہیں۔

إن الله تعالى قد افترض عليكم صوم رمضان، و سننت لكم قيامه، فمن صامه و قامه إيمانا و احتسابا و يقينا كان كفارة لمامضى. (ن هب عن عبد الرحمن بن عوف)۔[5]

ترجمہ: عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور میں نے تمہارے لئے رمضان کے مہینے کا قیام سنت مقرر کر دیا تو جس شخص نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور رات کو قیام کیا ایمان اور یقین سے اس کی سابقہ زندگی کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

مصطفیٰ ﷺ کی مذکورہ بالا حدیث شریف سے ثابت ہوُا کہ رمضان شریف کے مہینے کے دن کو روزے رکھنا اور رات کو تراویح پڑھنا یہ لازم وملزوم ہیں اور دونوں کی ادائیگی سابقہ گناہوں کا کفارہ ہے ۔ان کا تارک گناہوں سے پاک نہیں ہو سکتا۔اور ان تینوں حدیثوں سے یہ بھی واضح ہے کہ رمضان شریف کی راتوں کو نماز تراویح پڑھنا رمضان شریف کی ایک خاص مستقل نماز ہے جو دوسرے مہینوں میں مصطفیٰ ﷺ نے مسنون نہیں فرمایا یہ حدیثیں فرقہ وہابیہ کا مستقل رد ہیں جو کہتے ہیں کہ تراویح رمضان شریف کی مستقل نماز نہیں بلکہ نماز تہجد کو ہی تراویح کہا گیا ہے لیکن یہ فرقہ چونکہ دینی عقل سے کورا ہے اس لئے یہ نہیں سمجھتا کہ نماز تہجد پہلے فرض تھی بعد میں سنت مقرر ہوئی اور نماز تراویح اخیر زمانے میں سنت مقرر ہوئی۔

---

[5] كنز العمال في سنن الأقوال و الأفعال الناشر: مؤسسة الرسالة ج٨ ص ٤٦١

خلیفہ ثانی مصطفیٰ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں بھی بیس رکعات تراویح رائج رہیں:

حدثنا وكيع، عن مالك بن أنس، عن يحيى بن سعيد، أن عمر بن الخطاب أمر رجلا يصلي بهم عشرين ركعة۔[6]

ترجمہ: یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضیٰ اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کو بیس رکعات نماز پڑھائے۔

وقد أخبرنا أبو عبد الله: الحسين بن محمد بن الحسين بن فنجويه الدينورى بالدامغان حدثنا أحمد بن محمد بن إسحاق السنى أخبرنا عبد الله بن محمد بن عبد العزيز البغوى حدثنا على بن الجعد أخبرنا ابن أبى ذئب عن يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد قال: كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب رضى الله عنه فى شهر رمضان بعشرين ركعة - قال - وكانوا يقرءون بالمئين، وكانوا يتوكئون على عصيهم فى عهد عثمان بن عفان رضى الله عنه من شدة القيام۔[7]

ترجمہ: سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں رمضان شریف کے مہینے میں بیس رکعت پڑھتے تھے اور اس میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں لمبے قیام کی وجہ سے لوگ اپنی لاٹھیوں پہ تکیئے لگاتے تھے حضرت عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بیس تراویح ثابت ہو گئیں۔

[6] مُصنف ابن أبي شيبة ج ٢ ص ٣٩٣

[7] السنن الكبرى وفي ذيله الجوهر النقي الناشر : مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة في الهند ببلدة حيدر آباد ج ٢ ص ٤٩٦

أخبر نا أبو أحمد العدل أخبر نا محمد بن جعفر المزکی حدثنا محمد بن إبراهيم حدثنا ابن بکير حدثنا مالک عن يزيد بن رومان قال: کان الناس يقومون فی زمان عمر بن الخطاب رضی الله عنه فی رمضان بثلاث وعشرين رکعة۔ [8]

ترجمہ: یزید بن رومان سے روایت ہے کہا حضرت عمر رضیٰ اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں لوگ کھڑے ہوتے تھے رمضان میں تیئیس رکعات کے ساتھ۔

مصطفیٰ ﷺ کے چوتھے خلیفے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بھی بیس رکعات تراویح رائج رہیں:

حدثنا ابو بکر حدثنا وکيع، عن سفيان، عن أبي إسحاق، عن عبد الله بن قيس، عن شتير بن شكل: أنه كان يصلي في رمضان عشرين ركعة والوتر۔ [9]

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے امام مسجد شتیر بن شکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ہمیشہ رمضان میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھاتے رہے۔

وَأنبأ أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، أنبأ أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، أنبأ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أنبأ أَبُو الْخَصِيبِ قَالَ: " كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ فِي رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ عِشْرِينَ رَكْعَةً" وَرُوِّينَا عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ "أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً، وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ" وَفِي ذَلِکَ قُوَّةٌ لِمَا۔ [10]

---

[8] السنن الكبرى وفي ذيله الجوهر النقي الناشر: مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة في الهند ببلدة حيدر آباد ج ۲ ص ۴۹۶

[9] مُصنف ابن أبي شيبة ج ۲ ص ۳۹۲

[10] السنن الكبرى البيهقي (المتوفى: 458هـ) الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت – لبنات ج ۲ ص ۶۹۹

ترجمہ: ابو خطیب نے کہا کہ سوید بن غفلۃ رمضان شریف میں ہماری امامت کراتے تھے تو پانچ تراویح (یعنی پانچ چوکے) بیس رکعات نماز پڑھاتے اور شتیر بن شکل حضرت علی المرتضیٰ کے اصحاب سے تھے وہ ان کو رمضان شریف کے مہینے میں بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے اور یہ روایت قوی ہے۔

حدثنا وكيع، عن حسن بن صالح، عن عمرو بن قيس، عن أبي الحسناء: أن عليا أمر رجلا يصلي بهم في رمضان عشرين ركعة۔[11]

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا کہ رمضان میں مسلمانوں کو بیس رکعات تراویح پڑھائے۔

اکابرین اصحاب مصطفیٰ ﷺ کا عمل تمام عمر بیس تراویح پر رہا:

حدثنا حميد بن عبد الرحمن، عن حسن، عن عبد العزيز بن رفيع، قال: كان أبي بن كعب يصلي بالناس في رمضان بالمدينة عشرين ركعة ويوتر بثلاث۔[12]

ترجمہ: ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ میں صحابہ کرام اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رمضان شریف میں بیس رکعتین تراویح اور تین رکعات وتر پڑھاتے۔

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفیٰ ﷺ کی تمام زندگی تمام دنیا کے دارالاسلام مدینہ طیبہ میں رمضان شریف میں تراویح بیس رکعات اور تین وتر پڑھی جاتی ہیں۔

حدثنا أبو معاوية، عن حجاج، عن أبي إسحاق، عن الحارث: أنه كان يؤم الناس في رمضان بالليل بعشرين ركعة ويوتر بثلاث ويقنت قبل الركوع۔[13]

---

[11] مُصنف ابن أبي شيبة ج ٢ ص ٣٩٣
[12] مُصنف ابن أبي شيبة ج ٢ ص ٣٩٣
[13] مُصنف ابن أبي شيبة ج ٢ ص ٣٩٣

ترجمہ: حارث سے روایت ہے کہ وہ رمضان شریف کے مہینے کی راتوں میں لوگوں کو بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے اور دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے۔

حدثنا غندر، عن شعبة، عن خلف، عن ربيع وأثنى عليه خيرا، عن أبي البختري: أنه كان يصلي خمس ترويحات في رمضان ويوتر بثلاث۔[14]

ترجمہ: ابو البختری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رمضان شریف میں ہمیشہ پانچ چوکے نماز پڑھاتے رہے اور ہمیشہ تین رکعات سے وتر کرتے۔

حدثنا الفضل بن دكين، عن سعيد بن عبيد: أن علي بن ربيعة كان يصلي بهم في رمضان خمس ترويحات ويوتر بثلاث۔[15]

ترجمہ: علی بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ رمضان شریف میں پانچ چوکے رکعات اور تین رکعات وتر پڑھاتے یہ ترویحہ عربی زبان میں چوکے کو کہتے ہیں تو تراویح بیس رکعات اور تین وتر ثابت ہوئے۔

حدثنا ابن نمير، عن عبد الملك، عن عطاء، قال: أدركت الناس وهم يصلون ثلاثا وعشرين ركعة بالوتر۔[16]

ترجمہ: حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے زمانے میں مسلمان تئیس رکعتیں بمع وتر پڑھتے تھے۔

---

[14] مُصنف ابن أبي شيبة ج ۲ ص ۳۹۳

[15] مُصنف ابن أبي شيبة ج ۲ ص ۳۹۳

[16] مُصنف ابن أبي شيبة ج ۲ ص ۳۹۳

وأكثر أهل العلم ما روي عن عمر وعلي وغيرهما من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عشرين ركعة وهو قول الثوري وابن المبارک والشافعي وقال الشافعي وهكذا أدركت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة۔ [17]

ترجمہ: اور اکثر اہل علم اس پر عامل ہیں جو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے علاوہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے بیس رکعتیں روایت کی گئی ہیں اور یہی سفیان ثوری کا قول ہے اور ابن مبارک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اپنے شہروں میں مکہ معظمہ میں میں نے پایا کہ وہ بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔

إذا كان أول ليلة من رمضان فتحت أبواب السماء فلا يغلق منها باب حتى يكون آخر ليلة من رمضان، وليس من عبد مؤمن يصلي في ليلة منها إلا كتب الله له ألفا وخمس مائة حسنة بكل سجدة، وبنى له بيتا في الجنة من ياقوتة حمراء لها ستون ألف باب منها قصر من ذهب موشح بياقوتة حمراء، فإذا صام أول يوم من رمضان غفر له ما تقدم من ذنبه إلى مثل ذلک اليوم من شهر رمضان واستغفر له كل يوم سبعون ألف ملک من صلاة الغداة إلى أن توارى بالحجاب، وكان له بكل سجدة يسجدها في شهر رمضان بليل أو نهار شجرة يسير الراكب في ظلها خمس مائة عام (هب عن أبي سعيد)۔ [18]

ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان شریف کی پہلی رات آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ رمضان شریف کی آخری رات تک کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور رمضان شریف کی راتوں میں ایماندار آدمی جو نماز پڑھتا ہے ہر سجدے کے بدلے اس کے لئے ڈیڑھ ہزار نیکی لکھی جاتی ہے اور جنت میں اس کے لئے سرخ یا

---

17 [سنن الترمذي] الجامع الصحيح سنن الترمذي الناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت ج٣ ص ١٦٩

18 كنز العمال ج١٠ ص ٩٨

قوت کا ایک مکان تعمیر کیا جاتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوتے ہیں۔اس کے ہر دروازے میں سرخ رنگ کے یاقوتی جڑاؤ کا ایک سونے کا محل ہوتا ہے ایماندار آدمی جب رمضان شریف کا پہلا روزہ رکھتا ہے اس کے سابقہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں رمضان شریف کے ہر دن یہی ثواب رائج رہتا ہے اور صبح کی نماز سے مغرب تک پورا رمضان شریف کا مہینہ روزانہ ستر ہزار فرشتہ اس کے لئے معافی مانگتا ہے اور رمضان شریف میں دن یارات ہر سجدے کے ثواب میں جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے جس کا سایہ اتنا وسیع ہوتا ہے۔کہ اس کے سائے میں پانچ سوبرس گھوڑا دوڑایا جاسکتا ہے۔

کیوں بھئی وہابیو! تم مسلمانوں کو صرف آٹھ رکعات رمضان شریف کی راتوں میں پڑھاتے ہو اور سنی مسلمان بیس رکعات تراویح پڑھاتے ہیں ایک سجدے کی ڈیڑھ ہزار نیکی مصطفیٰ ﷺ نے فرمادی ایک رکعت کے دو سجدے ایک رکعت کی تین ہزار نیکیاں تمام چھتیس ہزار نیکیاں بارہ رکعات میں تم نے مسلمانوں کو کتنا خسارہ دیا تم وہابی فرقہ خود بھی خسارے میں ہو اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر خسارے کی طرف لے جارہے ہو خداوند کریم کا خوف کرو فقیر نے مصطفیٰ ﷺ اور خلفاء مصطفیٰ ﷺ اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل بیس تراویح ثابت کر دیا اور تراویح کی آٹھ رکعات کا عقیدہ بنا کر تم نے امت مصطفیٰ ﷺ کو دھوکہ میں رکھا ہوٗا ہے مصطفیٰ ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین، تبع تابعین اجماع امت مصطفیٰ ﷺ کی مخالفت کررہے ہو۔

پانچ روپے نقد انعام:

اس شخص کو دیے جائینگے جو رمضان شریف میں آٹھ تراویح کی ایک حدیث پیش کردے۔

نقطہ: لفظ تراویح جمع ہے اس کا واحد ترویحہ ہے اور ترویحہ چوکے پر استعمال ہوتا ہے اور جمع کم از کم تین پر استعمال ہوتی ہے آٹھ رکعات پر ترویحتین کا لفظ استعمال ہوتا ہے آٹھ رکعات پر تراویح کا لفظ استعمال ہی نہیں ہو سکتا۔

محدث امام نووی کا عقیدہ بیس تراویح پر تھا:

اعلم أن صلاة التراويح سُنّة باتفاق العلماء، وهي عشرون ركعة، يسلمُ من كل ركعتين۔[19]

نقطہ: تو یقین کرے کہ تراویح کی نماز تمام علماء احادیث کے اتفاق سے بیس تراویح سنت ہیں ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرے۔

مسلمانو فقیر نے احادیث مصطفیٰ ﷺ خلفاء الراشدین المہدین مصطفیٰ ﷺ باقی اکابرین اصحاب مصطفیٰ ﷺ اور تابعین تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور محدثین سے بیس رکعات تراویح ثابت کردیں یعنی خیر القرون میں تراویح بیس رکعات ہی پڑھی جاتی رہیں اور نماز تہجد دو رکعات، چار رکعات، آٹھ رکعات اور بارہ رکعات پہلے فرض تھیں بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کو **فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ** سے نوافل کا حکم فرمادیا وہابی چونکہ عبادت خداوندی سے قدیمی محروم ہے اس لئے اس نے نماز تراویح کو نماز تہجد میں مدغم کرنے کی کوشش کی ہے جو نبی کریم ﷺ نے دونو کو ایک کا حکم نہیں دیا یعنی خیر القرون میں نماز تہجد اور نماز تراویح کے ایک ہونے کا ثبوت کہیں ہے ہی نہیں نہ اصحاب مصطفیٰ ﷺ، نہ تابعین نہ تبع تابعین رضوان اللہ اجمعین سے اور نہ ہی محدثین نے یہ فتویٰ دیا یہ بدعت صرف وہی ٹیبل اہلحدیثوں کی ایجاد کردہ ہے نام تو اہلحدیث رکھا لیا لیکن

---

[19] الأذكار للنووي الناشر: الجفان والجابي - دار ابن حزم للطباعة والنشر ج ١ ص ٣١٨

عبادات، معاملات۔ بلکہ ہر قانون شرعی کو قرآن واحادیث اور اصحاب مصطفیٰ ﷺ کے خلاف اُلٹ کر حرمات خداوندی اور نجاسات غلیظہ کا عادی بنا کر مسلمانوں کو روحانیت سے عاری کر کے اسلام سے دور بنادیا جو عبادت خداوندی کو بدعت کہے نفلی عبادۃ سے گریز کرے اس جیسا خداوند کریم سے دور افتادہ کون ہو سکتا ہے انہی بنا پر اس فرقہ وہابیہ غیر مقلدیہ میں ایک ولی اللہ نہ ہوًا نہ ہے نہ ہو گا اور نہ ہی ممکن ہے تمام اولیاء اللہ اغیاث واقطاب بیس رکعات تراویح پڑھتے رہے۔ وھابیو! اب بھی وقت ہے اپنی زندگی برباد نہ کرو اور سنت مصطفیٰ ﷺ، اصحاب مصطفیٰ ﷺ، تابعین تبع تابعین اور محدثین کی مخالفت نہ کرو اپنے مولویوں کو رسول اللہ ﷺ کا درجہ نہ دو بلکہ مصطفیٰ ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین، تبع تابعین اور اولیاء اللہ اغیاث واقطاب کی اتباع میں بیس رکعات تراویح پڑھ کر قرب خداوندی حاصل کرلو یہ تمہارے وہابی ملاں کل کو تمہارے کام نہ آئیں گے۔ اور تمہیں عبادۃ خداوندی سے عمداً محروم رکھ رہے ہیں لیکن تم بیچارے ایسے سادے ہو کہ ان کی ظاہریت کو دیکھ کر پھنس جاتے ہو افسوس ہے ایک ٹیڈی پیسہ گم ہو جائے فکر مند ہوتے ہو تمہارے ملاں دن رات دنیا کے چند کے پیچھے مارے مارے پھر رہے ہیں اور بغیر کمائی کے اپنی جائیدادیں بنارہے ہیں اور تم ان کی اقتدا میں اپنے دین و دنیا میں خسارے سے جارہے ہو فرمان خداوندی **فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ** کو قبول کر کے عبادات میں ترقی کی طرف بڑھو سوائے وہابیوں کے دینے خسارے کو کوئی پسند نہیں کرتا **فَتُوْبُوا الی اللہ جمیعا ایھا الوھابیون** اب اغیاث و اولیاء اللہ سے صرف حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدے کو عرض کر دیتا ہوں۔

صلوۃ التراویح اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

وصلاة التراويح سنة النبي صلى الله عليه وسلم صلاها ليلة، وقيل ليلتين، وقيل ثلاثا، ثم انتظروه ولم يخرج، وقال: «لو خرجت لفرضت عليكم» ثم إنها استديحت في أيام عمر رضى الله عنه، فلذلك أضيف إليه لأنه ابتدأها

فتوفى رسول الله صلى الله عليه وسلم والأمر على ذلک فى أيام خلافة أبي بكر الصديق رضي الله عنه وصدر من خلافة عمر رضى الله عنه. وروى عن على رضى الله عنه أنه قال: إنما أخذ عمر بن الخطاب رضى الله عنه هذه التراويح من حديث سمعه منى، قالوا: وما هو يا أمير المؤمنين قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إن الله تعالى حول العرش موضعا يسمى حضيرة القدس وهى من النور، فيها ملائكة لا يحصى عددهم إلا الله عز وجل، يعبدون الله تعالى عبادة لا يفترون ساعة، فإذا كان ليالى رمضان استاذنوا ربهم أن ينزلوا الى الارض فيصلون مع بني آدم، فكل من مسهم من أمة محمد صلى الله عليه وسلم أو مسوه سعد سعادة لا يشقى بعدها أبدا، فقال عمر رضى الله عنه إذ ذاک: فنحن أحق لهذا، فجمع التراويح وسنها وروى عن على بن أبى طالب رضى الله عنه أنه خرج فى أول ليلة من شهر رمضان، فسمع القرآن في المساجد، فقال: نور الله قبر عمر كما نور مساجد الله بالقرآن. وكذلک يروى عن عثمان ابن عفان رضى الله عنه. وفي لفظ آخر: إن عليا رضى الله عنه اجتاز بالمساجد وهي تزهر بالقناديل والناس يصلون التراويح، فقال: نور الله عز وجل على عمر قبره كما نور مساجدنا. روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال (من علق فى بيت من بيوت الله قنديلا لم تزل الملائكة تستغفر له وتصلى عليه وهم سبعون ألف ملک حتى يطفأ ذلک القنديل»

.... وهى عشرون ركعة يجلس عقب كل ركعتين، ويسلم فهى خمس ترويحات، كل أربعة منها ترويحة، وينوى في كل ركعتين: أصلى ركعتى التراويح المسنونة إذا كان فردا، أو إذا كان إماما، أو مأموما.[20]

---

[20] الغنية لطالبی طریق الحق فی الاخلاق و التصوف و الاداب الاسلامیة مکتبہ خاور لاہور ج ۲ ص ۱۵،۱٦۔

ترجمہ: حضرت پیر پیراں غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عنہ نے فرمایا کہ نماز تراویح نبی کریم ﷺ کی سنت ہے جنہیں اپنے ایک رات کو پڑھا بعض نے کہا ہے کہ دو راتیں بعض نے کہا ہے تین راتیں پڑھیں پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کی انتظار کی آپ تشریف نہ لائے اور آپ نے فرمایا اگر میں آجاتا تو تم پر صلوۃ تراویح فرض ہو جاتی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں شروع کی گئیں اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کی گئیں کیونکہ آپ نے ان کو شروع کیا۔۔۔ پھر حضرت رسول کریم ﷺ کا وصال ہؤا اور حکم یہی رہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں اور شروع خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا اور کوئی بات نہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان تراویح کے متعلق مجھ سے حدیث سنی لوگوں نے کہا اے امیر المومنین وہ کونسی حدیث ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک مقام عرش کے قریب حضیرۃ القدس ہے اور وہ نوری مقام ہے ۔ملائکہ کی رہائش گاہ ہے۔ جن کا اندازہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ جو ایک آن بھی کوتاہی نہیں کرتا پھر جب رمضان شریف کی رات آتی ہے تو تمام ملائکہ اپنے رب کریم سے زمیں پر اُترنے کی اجازت حاصل کرتے ہیں۔ تو وہ ملائکہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور امت محمد رسول اللہ ﷺ سے جو انہیں ملتا ہے یا وہ اسے ملتے ہیں تو وہ انسان ایسا نیک بخت ہؤا کہ اس کے بعد بد بخت ہی نہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب یہ سنت ہے تو ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ کو جمع فرمایا اور تراویح کی سنت کو جاری کر دیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

جب آپ اول رات تشریف لائے۔ تو آپ نے مساجد میں قرآن کو سنا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر کو روشن فرمائے جیسا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو قرآن سے روشن فرمایا ہے اور اسی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے اور دوسرے الفاظ میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد سے گزرے اور وہ مسجد قندیلوں سے منور تھی اور لوگ نماز تراویح پڑھ رہے تھے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر کو منور فرمائے جیسا کہ اس نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے گھروں سے کسی گھر کی قندیلوں سے سجایا تو فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں۔ اور اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اُن ملائکہ کی تعداد ستر ہزار ہے۔ جب تک یہ قندیل گل نہیں ہوتی ستر ہزار ملائکہ اس کے لئے خداوند کریم سے معافی مانگتے ہی رہتے ہیں۔۔۔۔اور صلوۃ تراویح کی گنتی بیس رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے پیچھے بیٹھے اور سلام پھیرے تو یہ پانچ تراویح ہیں اور ایک ترویح چار رکعت کا ہوتا ہے اور ہر دو رکعتوں میں نیت کرے کہ میں دو رکعت سنت تراویح پڑھتا ہوں اکیلا ہو یا امام یا مقتدی۔ کیوں بھئی اب تو نبی کریم ﷺ سے تمام اصحاب مصطفیٰ ﷺ کا عمل اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اور چاروں ائمہ کرام کا بھی سنت تراویح کے متعلق بھی ثابت ہوا کہ تمام بیس رکعات تراویح رمضان شریف میں پڑھتے رہتے تھے اب تمہاری مرضی پر ہے عمل کرو یا نہ۔

(مقیاس صلوٰۃ)

حررہ:

العبد الفقیر السید احمد علی شاہ ترمذی حنفی سیفی

حال فقیر کالونی اورنگی ٹاؤن

جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ